عالمی سیاست پر امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ اور انقلاب اسلامی ایران کے اثرات

فرمان علی سعیدی شگری[۱] (پاکستان) - ناصر باقری بید ہندی[۲] (ایران)

اشاریہ

بیسویں عیسوی صدی کے آخر میں اسلامی انقلاب ایران کا وقوع پذیر ہونا، بہت ہی اہمیت کا حامل ہے، جسکی مختلف زاویوں سے دقت کے ساتھ مطالعہ کی ضرورت تو پہلے سے ہی تھی۔ بعض مکانی اور زمانی خصوصیات اور خطے میں اسکے بڑھتے ہوئے اثرات کی وجہ سے اسکی اہمیت اب اور بھی بڑھ گئی ہے، ایران اس وقت عالمی تجزیہ نگاروں اور سیاست دانوں کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔

ایران کا اسلامی انقلاب ایسے وقت میں کامیاب ہوا جب دنیا بھر میں دین کا سماجی اور سیاسی چہرا عالمی منظر سے ناپید ہوتا جارہا تھا اور اسلامی حکومت کا تصور ایک قصہ پارینہ ہوچکا تھا ۔ اگرچہ آج جبکہ انقلاب کو برپا ہوئے ۴۰ برس ہوچکے ہیں اور سامراجی طاقتوں کی تمام تر کوششوں کے باوجود نہ صرف خطے کی سب سے مضبوط فوجی اور سیاسی لحاظ سے بانفوذ قدرت بن چکا ہے، جسکو معروف برطانوی تجزیہ نگار رابرٹ فکس اسطرح تحلیل کرتے ہوئے نظر آتے ہیں" ایران کے ہاتھوں عراق اور شام میں داعش کی شکست کے بعد مشرق وسطی میں امریکہ کی خارجہ پالیسی عملا ناکام ہوچکی ہے"، مغربی استعماری طاقتوں سے مرعوب کچھ اہل قلم کیلیے اب بھی اسلامی سیاسی نظریہ کا نفاذ غیر ممکن نظر آتے ہے۔

انقلاب ایران ایسے وقت میں کامیاب ہوا جب شاہ کی حکومت کو امریکہ اور مغربی طاقتوں کی بھرپور حمایت حاصل تھی۔ ایران اور اسکے ہمسایہ ممالک انرجی کے مرکز تھے، یہ علاقہ عالمی اقتصاد کے لئے ریڑہ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا تھا۔ جس کا کنٹرول امریکہ کے ہاتھ سے نکل کر انقلابی قیادت کے ہاتھ میں آگیا تھا۔ جن کی اولین

۱. دکترای، تاریخ، جامعہ المصطفیٰ العالمیہ.
۲. استادیار، جامعہ المصطفیٰ العالمیہ.

ترجیحات استکباری نظام اور استعماری سیاست کا خاتمہ اور اسلامی قوانین کا نفاذ تھا، یہ وہ مقاصد تھے جن کیلیے اسلامی تنظیمیں اور خطے کے مسلمان اپنے اپنے طور پر گذشتہ ایک صدی سے کوشش کر رہے تھے۔ اس لیے انقلاب نے اسلامی دنیا کے مسلمانوں کے دل میں اپنے ممالک میں بھی اسلامی حکومت کے قیام کی آرزو اور اسکے لیے کوشش کرنے والوں میں امید کی تازہ روح پھونک دی۔ البتہ دوسری طرف سے ایران خطے کی استبدادی اور شہنشاہی حکومتوں کے درمیان فاصلے بڑھ گئے جو ایک طبیعی عکس العمل تھا کیوں کہ عرب حکمران بخوبی آگاہ تھے کے یہ انقلاب ایران تک محدود نہیں رہے گا، عنقریب انکی عوام بھی آزادی اور اسلامی حکومت کا مطالبہ کرینگے۔ دوسری طرف سے ایک ایسی آزاد اسلامی حکومت کا قیام، جس کا نعرہ نہ شرقی و نہ غربی تھا، مغربی دنیا سے بھی اس کے تعلقات پر اثر پڑا کیونکہ اس انقلاب سے یورپی خاص کر امریکی معاشی اور سیاسی منصوبوں کو شدید دھچکا لگا اور ان کے مفادات خطرے میں پڑ گئے۔ اس لیے انقلاب کے فورا بعد صدام حسین نے ایران عراق سے امن معاہدہ کی یک سر خلاف ورزی کرتے ہوے، امریکہ، یورپ اور خطے کی بعض حکومتوں کی مالی، تسلیحاتی اور فوجی مدد کے ساتھ ایران پر حملہ کیا گیا، اور یورپی حکومتوں کی طرف سے فراہم کردہ کیمیکل ہتیاروں سے بے گناہ شہریوں پر حملے کر کے ہزاروں بے گناہ انسانوں کا قتل عام کیا گیا۔ اور ان ہی انسانی حقوق اور جمہوریت کے دعوے دار طاقتوں نے اپنی ناحق ویٹو پاور کو استعمال کر کے ہوئے صدام جیسے ڈکٹیٹر کے خلاف پیش ہونے والی کسی بھی مزمتی قرارداد کو کامیاب نہ ہونے دیا۔

انقلاب کے عالمی اثرات کو ایران کی جیوپولیٹک اور جیو اسٹراٹیجک حیثیت نے اور زیادہ شدت بخشی۔ یہ انقلاب لیبریزم اور سوشلزم کے مقابلے میں، تیسری دنیا کے مستضعف اور پسے ہوے عوام لیے ایک رول ماڈل اور آرمان میں بدل ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں عالمی سیاست میں اسلامی انقلاب ایک تیسری نئ قوت اور نظریہ کی صورت میں ابھر کے سامنے آیا۔

کلیدی الفاظ: سیاست، امام خمینی، ایران، انقلاب اسلامی اور حکومت۔

انقلاب کی تعریف

لفظ انقلاب پہلی نظر میں ایک ملک کی سیاسی حکومت میں بنیادی تبدیلی کی عکاسی کرتا ہے۔ انقلاب ایک دیرینہ عادت میں اچانک تبدیلی کا نام ہے۔ حکومت قانون وضع کرتی ہے، اسے نافذ کرتی ہے اور اس کی مخالفت کرنے والوں کو سزا دیتی ہے۔ اچانک ایک حکومت سے یہ سب اختیارات سلب ہو جائیں اور اس نظام سے تعلق رکھنے والے دور و نزدیک کے تمام افراد سیاسی اور سماجی اختیارات سلب ہو جائیں اور ایک حکومت جو تمام سیاسی اقتدار، سماجی اور ثقافتی مراکز کو کنڑول کر کے معاشرے کے اتار چڑھاؤ کو جو اپنے قابو میں رکھتی تھی، اچانک سرنگون ہو جائے اور اسکی جگہ پر ایک نئی حکومت بر سر اقتدار آ جائے۔ (محمدی، ۲۰۰۷: ۲۴)

شورش اور مارشل لا

بغاوت، شورش اور ناراضگی کے بحران کے نتیجہ میں سیاسی نظام کے ایڈمنسٹریشن میں تبدیلی آتی ہیں، لیکن اس کی بنیادوں کو اکھاڑ کر ان کو بالکل تبدیل کرنے کا سبب نہیں بنتے۔ بغاوت میں صرف خود تبدیلی کی اہمیت ہے نہ اس کی جگہ پر جانشین نظام کی۔

جو معاشرہ حکمران طبقہ سے مکمل طور پر ناامید نہ ہوا ہو، وہ امید رکھتا ہے کہ بعض اصلاحات کے ذریعہ معاشرہ پر حکمراں طبقہ کے حالات میں کسی طرح تبدیلی ایجاد کر کے کم سے کم نقصان پر اپنے مطالبات کو معمول کے مطابق نظام کے اندر ہی پورا کرے۔ اس تحریک اور تبدیلی کو اصلاحات کہتے ہیں۔ (سابقہ ماخذ، ۲۵ _ ۲۶)

لفظ "انقلاب" کی تعریف میں پائے جانے والے تمام اختلافات کے باوجود، ایک نکتہ جو یقینی طور پر ہر ایک کے نزدیک مطلوب ہے وہ یہ کہ انقلاب کا معنی: "ایک معاشرہ کے اندر مختلف جہتوں سے تحول یعنی تحمیلی اقتدار و اعتقاد، سیاسی اداروں، اجتماعی ڈھانچوں، قیادت کے آئین و اصول اور سرگرمیوں میں فوری اور بنیادی تبدیلی لانے کی ایک تحریک ہے جو تشدد کے ساتھ ہو۔" (سابقہ ماخذ، ۲۷)

صدور انقلاب کے بارے میں امام خمینی (س ح) کا فرمان

امام خمینی (رہ) ایک ایسے عظیم انقلاب کے موجد و بانی تھے جس نے شہنشاہوں کے ۲۵۰۰ سالہ اقتدار کا یکسر خاتمہ کیا۔ (معبادی و رخدادی: ۱۳۸۵، ۱۱) انہوں نے اپنی بے لوث و پر خلوص قیادت کے بل بوتے پر امریکہ، روس اور دیگر عالمی طاقتوں کے اثر و رسوخ کو ختم کر کے ایک خالص اسلامی معاشرے کے قیام کی

جدوجہد کا آغاز کیا (اور دنیا بھر میں اسکے فروغ کیلیے آخری دم تک اپنی کوششیں جاری رکھی) (طاہری، ۱۳۸۸: ۲۳۰)۔۔۔۔ دیکھتے ہی دیکھتے سرزمین ایران کے پاکیزہ دل نوجوان، اور خواتین جن کے سینوں میں اسلامی جوش وخروش اور انقلابی لہر موجزن تھی' عیش وآرام چھوڑ کر سڑکوں پر نکل آئے۔ (مجرد، ۱۳۸۶: ۶۷) انہوں نے شاہی نظام کے مقابلے میں، امام خمینی (رہ) کے فرمان پر لبیک کہتے ہوے، سلطنتی نظام کے خاتمے اور اسلامی حکومت کے قیام کا نعرہ بلند کیا۔ الغرض پرخلوص اور دیانتدارانہ قیادت کے زیر اثر پسی ہویی قوم کواسلامی انقلاب کے طلوع کی خوش خبری سننے کو ملی۔ امام خمینی (رح) کا مقصد صرف ایرانی قوم کی بیداری نہیں تھا بلکہ آپ دنیا کے سوئے ہوئے اقوام کو اپنے حقوق کے دفاع اور ظالم، استعماری اور انکی حمایت سے قائم ہونے والی استبدادی حکومتوں کے خلاف قیام کیلیے بیدار کرنا تھااس لیے آپ نے فرمایا: "اس انقلاب کو صادر (اس انقلابی فکر کو دوسری قوموں تک پہچانے) کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ تمام سپر طاقتیں اور دیگر حکومتیں ہمیں نابود کرنا چاہتی ہیں، اگر ہم ایک بند ماحول میں رہیں تو اس کا نتیجہ ناکامی اور شکست ہوگا۔" (خمینی، ۱۳۶۱: ۳۳۰) امام کے اس پیام میں ایک مظبوط پبلک ڈپلومیسی کی طرف راہنمای تھی جو امام کی عالمی سوچ کی غماصی کرتی ہے۔

الحمد للہ امام کا یہ خواب شرمندہ تعبیر ہوااور مختصر مدت میں اس کااثر پوری دنیاپر پڑھااور اسکے اثرات دنیاپر نمایاں ہوے۔ جن کو ہم اختصار کے ساتھ ذیل میں بیان کررہے ہیں۔

انقلاب اسلامی ایران کا عمومی اثر

ا۔حکومتوں پر اسلامی انقلاب کا اثر

ایران میں حضرت آیت اللہ العظمی امام خمینی (رح) کی زیر قیادت اسلامی انقلاب برپا ہونے کے بعد دنیا بھر کے دانشمندوں، سیاست دانوں اور اہل فکر حضرات کے ذہنوں میں ایک مشترک سوال تھا جو نہ صرف مسلم دنیا بلکہ پوری مہذب دنیا کی فضا، عالمی نشریاتی اداروں، ، ریڈیو، ٹی وی، تعلیمی اداروں اور ثقافتی مراکز میں اس سوال کو اٹھایا جارہا تھا کہ نو مولود شیعہ و اسلامی انقلاب جس کے قائد حضرت امام خمینی (رح) ہیں اس کی حقیقت کیا ہے؟ (فاضل، ۱۹۹۰: ۲۳۰)

پوری دنیا حیران ہے کہ امن پسند ایرانیوں نے سینکڑوں سالہ شہنشاہیت کی پر شکوہ حکومت کی اینٹ سے اینٹ کیوں بجادی؟ اس شاہ ایران کا تختہ کیوں الٹ پلٹ دیا؟

جس شاہی دور میں ان کو پوری آزادی حاصل تھی عیاشی اور آرام کرنے کے مکمل مواقع تھے۔ شراب کھلے عام پی سکتے تھے۔ کلبوں میں ننگے ناچ سکتے تھے وسائل کی فراوانی، موٹر کار، بنگلہ، کرنسی عام تھی۔ ان تمام تر آسائشوں کو چھوڑ کر ایرانی شیعہ مسلمانوں نے اللہ اکبر فقط قرآن و اسلام کی خاطر مصیبتوں اذیتوں اور قربانیوں کا راستہ کیوں اختیار کیا؟ اس کا جواب خود امام خمینی نے دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں: "پیامبران الہی اگر مبعوث بہ رسالت ہوئے ہے تو اسکا مقصد معاشروں کی اصلاح تھی اور ان ظالم طاقتوں کے بنیادوں کو ہلانا تھا، جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں۔ (آئین انقلاب اسلامی، ۱۳۸۴: ۴۴) وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ فَمِنْهُمْ مَنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُمْ مَنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ۔ اور یقیناً ہم نے ہر ایک امت میں کوئی نہ کوئی رسول (یہ پیغام دے کر) ضرور بھیجا ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت (کی بندگی) سے بچو پس ان (امتوں) میں سے بعض کو اللہ نے ہدایت دی اور بعض پر گمراہی مستقر اور ثابت ہوگئی. (نحل، ۳۶)

اس ترقی یافتہ اور سائنسی دور میں دین اسلام بحیثیت طاقت کے طور پر کیسے ابھرا؟ جب امام خمینی (رح) کی قیادت میں اسلامی انقلاب برپا ہوا تو اقوام متحدہ کے اکثر رکن ممالک یہاں تک اسلامی حکومتوں نے بھی اس انقلاب کا استقبال نہیں کیا۔ بلکہ اکثر ممالک حیران اور پریشان اور سر گران تھے کیونکہ ایک ایسے واقعہ اور حادثہ کا رونما ہونا ان کے لئے بالکل قابل پیش بینی نہ تھا۔ (خرمشاد، ۱۳۹۳: ۱)

دوسری طرف دنیا کے ساری حکومتیں مستقبل میں اپنے معاشرہ پر اس انقلاب کے اثرات سے خوفزدہ اور خائف تھی۔ ساری حکومتیں اپنے بقاء کے لئے سوچ رہی تھی۔ اور کسی بھی ممکنہ عوامی تحریک سے خوفزدہ تھے۔ بلا ایسے انقلاب کا استقبال اور خیر مقدم نہ کرنا عادی سی بات تھی۔ خاص طور پر ایسی حکومتیں جن کے سیاسی نظام سیکولر تھے جس کی ملکی اساس دین اور سیاست کی جدایی پر مبنی تھی۔ اس لیے اسلامی انقلاب خطرناک ہونا ایک مسلم بات تھی کیونکہ موجودہ حالات کو ختم کر کے ایک نیا سسٹم اور نیا افکار کو پیش کیا جارہا تھا۔ یورپی ممالک اور امریکہ اس انقلاب کے مقابلے میں سخت ترین دشمن بن کر سامنے آے اور اس نومولود انقلاب کے خاتمے کیلیے اپنی تمام وسایل کو بروکارلاے اس دشمنی اور کینہ کی دو بنیادی وجہ تھی۔ (منصوری، ۱۳۶۹: ۲۷).

۱۔ کیونکہ شہنشاہی حکومت اور اسکا نظام کلی طور پر یورپ اور آمریکہ سے وابستہ تھا۔ لیکن انقلاب کے آنے کے بعد ان کے تمام مفادات خطرے میں پڑھ گئے۔

۲۔ اصولی طور پر دینی اور مذہبی اعتقادات اور اصول پر مبنی انقلابات لیبرل اور سیکولر نظام کو چیلینج کرتے

ہوئے ان کی آئیڈیالوجی اور مستقبل کو نابود کرتے ہیں۔

دوسری طرف ان حکومتوں کی ایران کے ساتھ جغرافیائی اعتبار سے دور اور نزدیک ہونے کو بھی نظر آنداز نہیں کیا جاسکتا۔ دوسرے الفاظ میں جو ممالک ایران کے ساتھ جغرافیائی اعتبار سے نزدیک اور اس ملک کے ہمسائے تھے، وہاں انقلاب کے اثرات کو محسوس کیا جارہا تھا اور عوام میں اس انقلاب کی مقبولیت اور نفوذ کا زیادہ خطرہ تھا لہٰذا ان ممالک نے انقلاب کے ممکنہ اثرات کو روکنے کیلیے سخت اقدامات کیے۔ اسلامی حکومتوں کا رویہ بھی انقلاب کے ساتھ منفی تھا، اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کے رویوں میں کوئی خاص تبدیلی نہیں آئی، بلکہ مختلف حیلے و بہانوں سے انقلاب کو ناکام کرنے کے لئے اپنی کوششوں کو جاری رکھا۔ (حشمت زادہ، ۱۳۸۷: ۷۳)

اقوام عالم پر انقلاب اسلامی کا اثر

چونکہ انقلاب اسلامی ایک عوامی انقلاب تھا اس لیے اقوام عالم کو اپنی طرف متوجہ کیا اور عوام نے اسکو مستضعفین کیلیے نیک شگون سمجھا۔ البتہ انقلاب کی مقبولیت اور حمایت کہیں زیادہ اور کہیں کم تھی جسکی مختلف مذہبی اور سیاسی وجوہات تھی۔ ایرانی عوام کے انقلابی مقاصد میں جتنی یک جہتی تھی، اسی اعتبار سے اسے دیگر اقوام میں مقبولیت حاصل ہوئی۔ چونکہ ان اقوام کے ارباب اقتدار اپنی عوام کی امنگوں کی ترجمانی نہیں کر رہے تھے۔ بلکہ ان میں سے اکثر حکمران طبقاتی اقتدار کو پسند کرتے تھے اور ایک خاص ٹولہ کی اقتدار تھی، وسایل اور حکومت پر قابض تھا۔ یہی وجہ ہے کہ انکی حکومتیں ایرانی شہنشاہیت کے ساتھ زیادہ شباہت رکھتی تھی۔ دنیا کے مظلوموں اور اکثر عوام نے اس انقلاب کے ساتھ ہمدردی اور ہمدلی کا اظہار کیا۔ دوسری طرف کیونکہ اسلامی انقلاب میں ثقافتی اور مذہبی پہلو زیادہ نمایاں تھا اور دینی احکامات کو اس ملک میں نفاذ کرنے کیلیے یہ انقلاب برپا ہوا تھا، اسلیے وہ قومیں جو ثقافتی اور مذہبی حوالہ سے ایران کے ساتھ زیادہ نزدیک تھی، اس انقلاب سے زیادہ متاثر ہوئی۔ اسی بناء پر مسلمان قوم خصوصیت کے ساتھ شیعوں نے سب سے زیادہ انقلاب اسلامی کی کامیابی پر خوشی کا اظہار کیا۔ اور در واقع وہ اپنا انقلاب سمجھتے تھے۔ انقلاب کا اثر ان معاشروں پر بہت کم پڑھا جن کے ایران کے ساتھ روابط اچھے نہ تھے۔ جسکی وجہ سے انقلاب اسلامی کے حوالے سے ان تک صحیح خبریں نہیں پہنچتی تھی، یا یورپی ممالک، امریکہ اور وہ ممالک جو یورپ اور امریکہ کے ساتھ گٹھ جوڑ کئے ہوئے تھے، ان ممالک نے میڈیا اور خبر رساں ایجنسیوں کے ذریعہ اس انقلاب اور نظام کے خلاف کھل کر غلط اور منفی پروپیگنڈہ کیا

گیا۔ (امرائی، ۱۳۸۳: ۲۷۶)

۲۔ بین الاقوامی نظام پر انقلاب اسلامی کا اثر

جس وقت اسلامی انقلاب قائم ہوا، اس وقت عالمی معاشی اور سیاسی نظام مغربی سرمایہ داری اور لیبرال ڈیموکریسی کی بنیاد پر چل رہا تھا جو تقریبا چار صدیوں سے ایک کامیاب سسٹم کی حیثیت سے عالمی سوسائٹی پر راج تھا۔ دنیا میں فکری، ثقافتی، اقتصادی اور سیاسی تمام جدید نظریات، مغرب میں بھی مطرح ہوئے۔ اور بغیر کسی مخالفت کے انکو قبول بھی کیا گیا۔ درحالیکہ اسلامی انقلاب نے ان تمام شعبہ حیات میں مغربی نظریات کو چیلینج کیا اور اسکے مقابلے میں ایک جدید نظام متعارف کرایا۔ (فلاح نژاد، ۱۳۸۴: ۳۷) لہٰذا بہ طور نتیجہ یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ انقلاب اسلامی کی کامیابی کی وجہ سے مغربی افکار اور نظریات پر عالمی سطح پر گہرا اثر پڑا جسکی اثرات عالمی سیاست پر نمایاں ہونے لگے، جن کو ہم ذیل میں بیان کریں گے۔

الف) ایک جامع مکتب اور دین کی حیثیت سے عالمی سطح پر دین اسلام کا احیاء۔

اسلامی انقلاب کا سب سے نمایاں پہلو، اسلامی افکار اور اقدار کا احیاء تھا کیونکہ انقلاب کے مقاصد میں سے ایک اہم مقصد اقوام عالم، خصوصیت کے ساتھ اسلامی دنیا کو، دین اسلامی کی مبانی، افکار اور نظریات سے آگاہ کرنا تھا۔ اسلامی انقلاب نے دنیا پر یہ ثابت کر دیا کہ ادیان مخصوصا دین اسلام ۱۴سو سال گزرنے کے باوجود اور مغرب کی ہوش ربا ترقیوں کے باوجود، نہ فقط اسکی اہمیت میں کمی آئی ہے بلکہ آج بھی مادیات میں ڈوبے ہوئے انسانیت اور اس کائنات میں عالم بشریت اور مظلوموں کی نجات کا واحد راستہ دین اسلام کے فرامین پر عمل پیرا ہونے میں مضمر ہے۔ اور دنیاوی لذات میں ڈوبے ہوئے انسان کو صرف دین اسلام نجات دلا سکتا ہے۔ انقلاب نے روحی طور پر مردہ بشریت کیلیے ایک معنوی طاقت اور دینی اعتقادات کا دوازہ کھولا۔ جس کے ذریعہ اقوام عالم خصوصیت کے ساتھ نوجوان نسل جو دنیا پرستی اور مادی پرستی کے دلدل میں پھسے ہوئے تھے، اسلام نے اپنی اغوش لیا، ، اسلامی انقلاب کے بعد قرآن اور اسکی آیات ایک نیا معنی اور مفہوم پیدا کرنے لگی۔ (جان ال، ۱۳۸۳: ۱۵)

ب) دو بلاگ نظام کا خاتمہ

اسلامی انقلاب نے دنیا کے دو بلاگ غربی نظام کو اپنے وجود میں آتے ہی نہ صرف چیلنج کیا بلکہ اس کے بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا نتیجہ کے طور پر دو سپر پاور طاقتیں جو ایک دوسرے کو نیچلے دکھانے کے درپے تھی،

اپنے درمیان موجود اختلافات کو چھوڑ کر اس نئے انقلاب کے خلاف نبرد آزما ہو گئی، یہاں تک دو بلاگ نظام کے خاتمہ کے بعد بھی انقلاب نے مغرب کے ایک بلاگ نظام کیلیے عالمگیر اور تہذیبوں کے درمیان تصادم کے نظریات کو چیلنج کیا اور ایک ایسے نظام کو بروئے کار لانے کی کوشش، جو مغربی معیاروں اور افکار سے مختلف تھا۔

ج) عالمی اختلافات کا رخ بدلنا

عام طور پر عالمی سطح پر حکومتوں کے درمیان پائے جانے والے اختلافات صلح و مقتدر حکومتوں کی ثالثی کے ذریعہ حل کیے جاتے تھے۔ اسلامی انقلاب نے نا صرف صلح کے ان طریقوں پر اثر چھوڑا بلکہ عالمی مسائل میں اصلی ایکٹرز کے اثر و رسوخ کو کم کر کے ایک نیا بلاک بنایا جس کا مقصد عالمی سامراجی قوتوں کے مفادات تحفظ نھی بلکہ ارباب اقتدار اور مفاد پرست ٹولے کے مقابلے میں دنیا کے مظلوم عوام کا دفاع کرنا تھا۔ دوسری طرف اب تک قومی، لسانی اور مذہبی بنیادوں پر ہونے والی جنگوں کو نئ جہت دی، اور دنیا کو دو استکبار اور مستضعفین گروہ میں تقسیم کر کے عالمی سطح پر ایک نئ سیاست کا باب کھولا۔

د) بین الاقوامی سطح پر نئے اسلامی بلاگ کا قیام

اسلامی انقلاب کی ایک نمایاں کامیابی، پہلی مرتبہ جدید ماڈرن دنیا میں اسلامی معیاروں اور اقداروں پر مبتنی، اسلامی سیاسی نظریہ کو کامیابی کے ساتھ پیش کرنا تھا _ ماہرین سیاسیات، بین الاقوامی مبصرین اور تجزیہ نگاروں، سب ہی نے اپنے طور پر اس جدید نظریہ کو تجزیہ کیا اور اسکے بارے میں اپنے علمی تبصرے پیش کیے۔ عملی میدان میں بھی اسلامی انقلاب نے تمام مغربی اسٹراٹیجیز کو چلینج کیا اور یورپ کے لئے سب سے بڑی نگران کن بات یہ تھی کہ انقلاب کا آغاز اس سرزمین سے ہوا جو اسکے کاملا زیر اثر تھی۔ (فرانستوال، ۱۳۸۴: ۴۹)

ھ) اسلام کا باعنوان بین الاقوامی نظام کے طور پر تعارف

اسلامی انقلاب کی کامیابی مسلمان قوم کی بیداری کا سبب بنا اور اس نے دنیا کے تمام مسلمانوں کو ایک مشترک جدوجہد کا عالمی پلیٹ فارم مہیا کیا۔

ح) بین الاقوامی طاقت کی معیاروں کو بین الاقوامی سطح پر تبدیل کر دینا

مختلف ممالک کو طاقت کے بل بوتے پر مختلف بلاگ میں تقسیم کیا ہوا تھا اور اس کا معیار دفاعی، سیاسی، جغرافیائی، مالی اور اقتصادی لحاظ سے زیادہ طاقتور ہونا تھا یعنی جو ملک ان سیکٹرز میں آگے ہونگے ان کو عالمی سطح پر

زیادہ طاقتور سمجھا جاتا تھا۔ لیکن اسلامی انقلاب قائم ہوا تو اس نے عالمی سطح پر ایک قومی موومنٹ اور جنبش تیار کیا جن کے پاس کچھ بھی نہیں تھا اور ان کا اسلحہ خدا پر ایمان اور ظلم کے چکی میں پسی ہوئی دنیا کے مظلوموں کی حمایت تھا۔ اور ان کے دشمن دنیا کے تمام ماڈرن اسلحوں سے لیس، اور سپر پاورز حکومتوں کی پشت پناہی حاصل تھی۔ (چوہدری، ۲۰۰۴: ۱۷۲)

ریگن کی حکومت کی نگاہ میں ایران عمومی طور پر بین الاقوامی دہشت گردی اور عالمگیر انقلاب کے مترادف تھا۔ موجودہ ایران اپنے ابتدائی دہائی کو انقلاب کے بنیادوں کو مضبوط کرنا دوسرا انقلاب کو برآمد کرنے کے، دو ہدف اور مقصد سے آغاز کیا۔ ایک جدید اسلامی جمہوریہ کا آئین تیار ہوا جس کے تحت ایک پارلمانی منتخب حکومت جو شریعت اسلامی کے ماتحت چلے گی۔ آیت اللہ خمینی رحمۃ اللہ علیہ ولایت کے مقام پر فائز ہوا اور عام عہدہ داروں، جیسے مہدی بازرگان اور ابوالحسن بنی صدر نے مختصر مدت کے لئے کچھ مسئولیت اور ذمہ داریوں کو سنبھالا۔ ۱۹۸۱ء کو علماء نے مؤثر اور ہنگامی اقدامات کے ذریعہ حکومت پر کنٹرول کیا۔ اور داخلی مخالفین کو کچلتے سے اہم مراکز کو اپنے قبضہ میں لیا۔

نتیجہ کے طور پر ایران کے معاشرہ میں وسیع پیمانہ پر تبدیلی آئی ۔ ایک گروپ جو علماء اور انقلاب کے فرزندوں پر مشتمل تھا، حکومت اور اجرائی امور کو اپنے کنٹرول میں لیا۔

اسلامی انقلاب کا عالمی سطح پر اثرات

ایرانی انقلاب کا دوسرے مسلم ممالک پر اثرات کا جائزہ لینے کے لئے ایک طرف خود ایران کی جد و جہد پر وابستہ ہے، تو دوسری طرف اس ملک کے دوسرے ملک اور علاقہ کے موقعیت کا جائزہ لینا بہت ضروری ہے۔ اسی وجہ سے تجزیہ اور تبصرہ بنیادی طور پر اس ملک اور علاقہ کی موقعیت کے تحت ہونی چاہئے، علاقائی تعلیم یافتہ (ایلکیچولز) طبقہ ہئیت کی ترکیبہ، اسلامی گروہوں اور مخالف گروہوں کی ماہیت اور علاقائی عوامل کو مدنظر رکھنا چاہیے۔

ایرانی انقلاب کے چار اثرات

۱۔ (لبنان، بحرین) کے ملکوں میں ایران کی مداخلت نمایاں اور آشکار تھی۔

۲۔ دنیا کے بڑی تعداد کے ملکوں میں اس انقلاب کے آئیڈیل اور حوصلہ آفزائیوں نے اسلامی سیاسی گروہوں کو تقویت ملی اور وہ زیادہ محرک ہوگئے۔ (مصر، سوڈان، نائجریا، روس، پاکستان اور فلپائن)

وغیرہ۔

۳۔ایران کے انقلاب نے اسلامی افکار اور آئیڈیالوجی کو بیدار کرنے میں بنیادی کردار ادا کیا (سوڈان، مصر، ملیشا اور انڈونیشا)

۴۔ عمومی سطح پر ایرانی انقلاب کے آئیڈیل اور کارکردگی کو بعض حکومتوں نے مناسب بہانہ اور دلیل قرار دیتے ہوئے، اسلامی تحریکوں کو کچلنے کی کوشش کی گئ۔ (گذشتہ ماخذ، ۳۲۶ _ ۳۳۰ و ۳۳۱)

نتیجہ

ہم نے اس مقالہ میں عالمی سیاست پر امام خمینی (رح) اور انقلاب اسلامی کے اثرات کے حوالہ کچھ مطالب بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ البتہ اس مقالے تمام اثرات کو تفصیل سے بیان نہیں کر سکا کیونکہ امام خمینی (رح) اور انقلاب اسلامی عالم سیاست پر بہت سے اثرات چھوڑے ہیں۔ اس موضوع پر محققین اور ریسرچ اسکالرز سے گزارس ہے کہ مزید اس موضوع پر قلم فرسائی کریں۔

اسلامی انقلاب نے کلی طور پر دو جگھوں پر اپنا لوہا منوایا ایک دنیا کے مظلوم عوام کو مایوسی اور ناامیدی سے نکال کر ان ظالم حمکرانوں سے ٹکرانے کا حوصلہ دیا اور انہیں بتلادیا کہ ظلم ہمیشہ باقی رہنے والی چیز نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ سختی سے نمٹا سکتا اور اسکو ہمیشہ کے لئے نابود کیا جاسکتا۔ دوسرے الفاظ میں اس انقلاب نے دنیا میں دو بنیادی اثر چھوڑا ایک اثر نظریاتی ہے جس کے ذریعہ دنیا دین اسلام کے حقیقی چہرہ کو نمایان کردیا اور دوسرا ظالموں سے ٹکرنے اور ان سے مقابلہ کرنے سلیقہ اور طریقہ سکھایا۔

دوست اور دشمن اس بات پر متفق ہیں کہ ایران کے انقلاب نے مغرب اور عالم اسلام پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔ یہ انقلاب بعض کے لئے الہام اور بیداری کا سرچشمہ بنا اور ایک انقلابی ایران بعض دیگر گروہوں کے لئے مشرقی وسطی اور مغرب میں قیام امن کو چیلنج کرنے کی ایک نمایاں نشانی تھی۔ کیونکہ اس انقلاب کا تعلق، دہشت گردی، یرغمال، سفارت خانوں پر حملہ اور انقلابی سرگرمیوں کا بڑھنے کا سبب تصور کیا جاتا تھا۔

منابع

۱. قرآن کریم

۲۔ معبادی، حمید _ رخدادی، حسن، قدرت ہای بزرگ و جھوری اسلامی ایران، تہران: مرکز اسناد انقلاب اسلامی، ۱۳۸۵۔

۳۔ طاہری، سید مہدی ازخوانی تاثیرات انقلاب اسلامی بر بیداری مسلمانان، سید مہدی طاہری، بازتاب انقلاب اسلامی بر نظام بین الملل، مرکز بین المللی ترجمہ و نشر المصطفیٰ ﷺ، ۱۳۸۸۔

۴۔ مجرد، محسن، تاثیر انقلاب اسلامی بر سیاست بین الملل، تہران: مرکز اسناد انقلاب اسلامی، ۱۳۸۶۔

۵۔ خمینی، روح اللہ، صحیفہ امام، تہران: وزات ارشاد اسلامی، ۱۳۶۱۔

۶۔ فاضل، احمد خطیب دمشق، انقلاب اسلامی ایران امام خمینی سے رہبر خامنہ ای تک، ادارہ فروغ افکار امام خمینی (الحسین اکیڈمی) لاہور ۱۹۹۸۔

۷۔ آیین انقلاب اسلامی، مؤسسہ تنظیم و نشر آثار امام خمینی علیہ السلام، تہران: انتشارات مرکز انقلاب اسلامی ۱۳۸۹۔

۸۔ خرمشاد، محمد باقر و ہمکاران، بازتابھای انقلاب اسلامی، تہران: انتشارات سمت، ۱۳۹۳۔

۹۔ منصوری، جواد، جنگ فرہنگی علیہ انقلاب اسلامی، مشہد: آستان قدس رضوی، ۱۳۶۹۔

۱۰۔ حشمت زادہ، محمد باقر، تاثیر انقلاب اسلامی بر کشورھای اسلامی، تہران: سازمان انتشارات پژوہشگاہ فرہنگ و اندیشہ اسلامی، ۱۳۸۷۔

۱۱۔ امرایی، حمزہ، انقلاب اسلامی ایران، جنبش ھای اسلامی معاصر، تہران: انتشارات مرکز انقلاب اسلامی، ۱۳۸۳۔

۱۲۔ فلاح نژاد، علی، سیاست صدور انقلاب اسلامی، تہران: مرکز اسناد انقلاب اسلامی، ۱۳۸۴۔

۱۳۔ اسپوزیتو، جان ال، انقلاب ایران ربازتاب جہانی آن، ترجمہ، محسن مدیر شانہ چی، تہران: انتشارات باز۔

۱۴۔ فرانسوا توال، ژئوپلیتک شیعہ، ترجمہ، کتایون باصر، تہران: انتشارات ویستار، ۱۳۸۴۔

۱۵۔ چوہدری، محمد اعظم، بین الاقوامی تعلقات نظریہ اور عمل، کراچی: قمر کتاب گھر، اردو بازار، ۲۰۰۴۔

۱۶۔ منوچہر محمدی، اسلامی انقلاب کا پس منظر اور اس کے نتائج، ترجمہ، سید قلبی حسین رضوی، مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام، طبع اول، ۱۴۲۸ھ _